جَلَّ جَلَالُہٗ
بندگانِ رحمٰن کا مبارک معمول
اور
شیطانی چیخ و پکار
اِدارۂ معارفِ نُعمانیہ
شادباغ لاہور پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

بندگانِ رحمٰن جَلَّ جَلَالُہٗ

کا مبارک معمول

اور شیطانی چیخ و پکار

ضروری نوٹ: ۱۱ اور ۱۲ ربیع النور ربیع الاوّل شریف ۱۴۳۱ھ کی درمیانی رات کو ایک دلآزار پمفلٹ ملا جس میں میلاد شریف کے حوالہ سے کسی شقی القلب نے اپنی بھڑاس نکالنے کی کافی کوشش کی ہے۔ جس میں محض قیاس کلام کا سہارا لیا گیا ہے۔ آخر میں شاعرِ مشرق مرحوم کے ایک لازوال شعر

بمصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

درج ہے۔ جس کا ترجمہ کرنے میں پمفلٹ ساز نے پوری پوری یہودیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجمہ یوں درج کیا ہے۔

یعنی اپنے آپ کو مصطفیٰ کے دین سے وابستہ کرلو وہ ہی پورے کا پورا دین ہے۔

ہماری یہ گزارشات اس پمفلٹ کا من وجہ جواب ہے۔ امید ہے کہ دشمنانِ محافل میلاد ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔

شائع کردہ

محبانِ جشنِ میلاد شریف

دربار مارکیٹ' لاہور پاکستان

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اظہارِ مسرت کا فائدہ:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی جسے اس نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا۔ اس نے حضور ﷺ کو دودھ بھی پلایا تھا اور ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے اسے بُری حالت میں خواب میں دیکھا۔ اس سے پوچھا: مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ کہ اس نے کہا: تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں پائی، سوائے اس کے میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں اس لئے کہ میں نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری شریف، ج ۲، ص ۷۶۴، فتح الباری ج ۹، ص ۱۱۱۸ المورد الروی ص ۵۴ ملا علی قاری)

امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمہ مواہب اللدنیہ میں امام ابن جزری سے نقل کرتے ہیں۔ ابن جزری نے کہا کہ شب میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے (کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے) حالانکہ وہ ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور ﷺ کے امتی مومن و موحد کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔ لعمری اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عظیم سے جنات نعیم میں داخل کرے۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱، ص ۲۷)

میلاد النبی ﷺ اور نبوی عمل

حضور ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر وحی اتری۔

(صحیح مسلم شریف، جلد ۱، ص ۳۶۸)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں

اظہار تشکر کے لئے روزہ رکھنا۔ حضور ﷺ کی اپنی سنت مبارکہ ہے۔

آمد مصطفیٰ ﷺ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اندازِ عقیدت:

جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: پھر رات کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے۔ لوگ اس پر آپس میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس کے پاس ٹھہریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بنو نجار کے پاس ٹھہروں گا جو کہ جناب عبدالمطلب کے ماموں ہیں۔ میں اپنے قیام سے ان کی عزت افزائی کروں گا۔ تو مرد اور عورتیں اپنے مکانوں پر چڑھ گئے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور نعرے لگا رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ (ﷺ) (صحیح مسلم شریف، ص ۴۱۹، جلد ۲)

حضور اکرم ﷺ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے تو ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ آپ ﷺ بخیر و عافیت تشریف لائیں تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کر لے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۲۹۸، رواہ ابوداؤد)

اس کی شرح میں شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس کا صحیح مقصد دیکھتے ہوئے اس کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا اور وہ حضور ﷺ کی دشمنوں پر کامیابی پانے اور بخیر و عافیت واپس تشریف لانے پر خوشی اور مسرت کا اظہار ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ ۲۹۸)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کی آمد پر نذریں مانا کرتے اور ہر ممکن طریقہ سے خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔

حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے آخری دور کا عمل:

حضور ﷺ آخری غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو جب المدینۃ المنورہ کے قریب ہوئے تو لوگ آپ کا استقبال کرنے کے لئے مدینہ طیبہ سے باہر نکل آئے۔ عورتیں بچے اور بچیاں ترانے گاتی تھیں۔

(مختصر سیرت الرسول ص ۲۳۶ مصنفہ شیخ نجدی محمد بن عبد الوہاب)

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع!

شیخ نجدی کے اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جب باہر سے تشریف لاتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کے استقبال کے لئے اکٹھے ہوتے اور آپ ﷺ ان کے جلوس اور جھرمٹ اور صحابیات بچیوں کے ترانوں کی گونج میں مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوتے۔

تاریخ میلاد مصطفیٰ ﷺ:

مشہور وہابی عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے: ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ۱۲ ربیع الاول عام فیل کو ہوئی جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن جوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ بعض شاذ قول ذکر کرنے کے بعد پھر لکھا ہے: اہل مکہ کا عمل اسی پر ہے۔ علامہ طیبی نے کہا: روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ بالاتفاق

(الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص ۷)

نوٹ: انگریز کی حمایت اور خوشامد کے صلہ میں جب مولوی صاحب کی شادی انگریز کے حکم سے ملکۂ بھوپال کے ساتھ ہوگئی تو جناب ممنون انصاری باقاعدہ محفل میلاد میں بحیثیت منتظم شامل ہوتے تھے۔

شیخ محقق علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

۱۲ ربیع الاول کا قول زیادہ مشہور و اکثر ہے۔ اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے۔ ولادت شریف کے مقام کی زیارت اسی رات کرتے ہیں اور میلاد شریف پڑھتے ہیں۔ یہ ولادت مبارکہ ۱۲ ربیع الاول کی رات روز دوشنبہ واقع ہوئی۔

(مدارج النبوۃ ص ۲۳ زرقانی شریف جلد ۱ ص ۱۳۲)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا ارشاد:

کیونکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو ہی اہل مکہ آپ کی جائے ولادت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ (جواہر البحار ج ۳ ص ۱۴۷ ما ثبت بالسنۃ ص ۵۷) المورد الروی ص ۷۰)

غلط فہمی کا ازالہ:

۱۲ ربیع الاول حضور ﷺ کی ولادت طیبہ کا دن بھی ہے اور وصال مبارک کا دن بھی۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ

ترجمہ: میرا تمہارے درمیان موجود رہنا تمہارے لئے خیر ہے اور دنیا سے چلے جانا بھی تمہارے لئے خیر ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی احادیث طیبہ کثیرہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کا دنیا پر تشریف فرما رہنا بھی امت کے لئے خیر ہے اور تشریف لے جانا بھی امت کے لئے رحمت ہے۔ آپ ﷺ کے وصال شریف پر صحابہ کرام کو شدید صدمہ پہنچا مگر غم اور سوگ کے لئے شریعت میں ایک حد مقرر ہے جبکہ خوشی کے لئے کوئی حد مقرر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خود اپنا عقیقہ فرمایا جبکہ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب رضوان اللہ عن جمیع اجدادہ الکرام نے بھی آپ کا عقیقہ فرمایا تھا اور وصال پر سوگ کے لئے ۳ دن کی حد مقرر

ہے۔ بیوہ کے لئے ۴ ماہ ۱۰ دن ہے۔ اس سے زائد نہیں۔ جن بدبختوں کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) آپ ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔ (جس طرح کہ انگریز کے ایجنٹ اول مفسدِ اُمت موید خارجیت مولوی اسماعیل قتیل بالاکوٹ نے لکھا) یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۱۲ مطبوعہ اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

وہ تو یقیناً اس دن کو ہمیشہ کے لئے اظہار غم کا دن کہہ سکتے ہیں لیکن جن کا عقیدہ ہے: فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ (ابن ماجہ شریف، ص ۱۱۹)

پس اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے انہیں یقیناً وصال اقدس پر جدائی کا صدمہ تو ہوا لیکن ہمیشہ سوگ نہیں منایا۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور وہابی عالم کاشتۂ انگریز نواب صدیق حسن بھوپالی نے حضور ﷺ کے میلاد مبارک پر خوشی کا اظہار نہ کرنیوالوں اور اظہار تشکر نہ کرنے والوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے: سو جس کو حضور (ﷺ) کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲)

بندگانِ رحمان جل جلالہ کا مبارک معمول:

نویں صدی کے عظیم محدث شارح بخاری شریف علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ مواہب الدنیہ جلد اول ص ۷۸ پر مسلمانوں کا عمل بتاتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے مہینہ میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے رہے ہیں اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ یہ تو ہے بندگان رحمان کا عمل۔ اب شیطان کی کارستانی ملاحظہ ہو۔

حدیث پاک میں ہے: شیطان چار دفعہ چلا چلا کر رویا۔ (۱) جب لعنتی ہوا۔

(۲) جب آسمان سے پھینک دیا گیا۔ (۳) جب میری (یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ) کی ولادت ہوئی۔ (۴) جب سورہ فاتحہ اتاری گئی۔ (المستدرک للحاکم)

محدثین کا فرمان:

جس بادشاہ نے اس عمل مبارک کو بطور اہتمام اپنایا اسے محدثین احد الاجواد شجاع عاقل، عالم، عادل رحمہ اللہ، واکرم مثواہ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ تاریخ ابن کثیر اور بندگان شیطان اسے معاذ اللہ عیاش فضول خرچ اور نہ جانے کن کن غلاظت سے لتھڑے الفاظ سے مطعون کرتے ہوئے اپنے بغض و عناد کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دشمنان انبیاء و اولیاء (علیہم السلام و رحمۃ اللہ علیہم سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین!)

(بجاہ سید المرسلین ﷺ)

آخری گزارش، لمحہ فکریہ!

جولوگ کہتے ہیں کہ عیدیں تو صرف دو ہی ہیں اور یہ دن تو غم منانے کا ہے، وہ ان احادیث مبارکہ میں غور کریں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ تمام ایام کا سردار اور اللہ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ شرف و مدح کا حامل ہے۔ اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بڑھ کر ہے اس میں خاص پانچ باتیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ آگے مزید چار چیزوں کا یہاں ذکر ہے۔ (ابن ماجہ شریف ص ۷۷)

پھر ایک اور حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا روز بنایا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۷۸)

خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن دونوں عیدوں سے بڑھا ہو اور سیّد عالم ﷺ کی پیدائش کا دن عید بھی نہ ہو۔ حالانکہ آدم علیہ السلام نے بروز جمعہ وصال بھی فرمایا۔ غم منانے کا حکم نہیں، خوشی منانے کا حکم ہے۔ اگر یار لوگوں کی بات تسلیم کر لی جائے تو پھر جمعہ یوم غم ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں۔ معلوم ہوا۔ غم کے دن تین ہیں اور خوشی ہمیشہ ہوگی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دُھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے!